نزع کی سختیاں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 271 صفحات پر مشتمل کتاب **"آبِ کوثر"** کے صفحہ نمبر202،201 پر جو درود شریف کی فضیلت درج ہے،وہ سُنیئے اور کثرتِ درود کی سچے دل سے نیّت کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے ایک مریض نزع کی حالت میں تھا(یعنی اُس کی روح جسم سے نکلنے ہی والی تھی)،اس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا !اے دوست، جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے ؟جواب دیا: مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہورہی، کیونکہ میں نے علمائے کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا، محمدِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی کثرت کرے،اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اِسلامی بھائی بہت خُوش نصیب ہیں جو اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، وضو بے وضو، درود پڑھتے ہی رہتے ہیں، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کثرتِ درود کی سعادت حاصل کرنے کی برکت سے نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی اور قبر و آخرت کی منزلیں بھی سہولت سے طے ہوں گی۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار درود
جان نکلے تو اس طرح نکلے تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود

www.dawateislami.net

دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار دُرود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ**

www.dawateislami.net

وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم : بَلِّغُوۡا عَنِّیۡ وَ لَوۡ اٰيَةً۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا مَوضُوع ہے ''نَزع کی سختیاں''۔ آج میں آپ کے سامنے اِس حَوالے سے چند مَدَنی پُھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے موت کی تلخی سے مُتَعَلِّق ایک حکایت پھر چند آیاتِ مُبارَکہ اور احادیثِ طَیِّبہ آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد رُوح نکلتے وَقْت انسان جس تکلیف سے گُزرتا ہے، اُس کیفیَّت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ موت کی شِدّت کے بارے میں اَسلافِ کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کے اَقْوال اور حضرتِ مَلَكُ الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام کے وَقْتِ نَزع تَشْرِیف لانے کی کیفیَّت بھی عرض کروں گا۔ اس کے بعد امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی کا یہ فرمان بھی آپ کو سُناؤں گا کہ ''بُرے خاتمے کا خوف کس شخص کو ہے'' اس کے بعد موت کی کَڑواہٹ مِٹانے کا طریقہ اور آخر میں مسواک کے مَدَنی پُھول بھی پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کروں گا۔

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی کڑواہٹ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مُشْتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ کے صفحہ 553 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسْرائیل نے عَرْض کی: ”اے رُوحُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قَبْر والے کو زِنْدہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔“ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قَبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حضرتِ سَیِّدُنا سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زِنْدہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں زِنْدہ فرمادیا۔ وہ سَر سے مٹّی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِسْتِفْسار فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یا رُوحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنْتِقال کو کتنا عَرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ۵۵۳)

عطا کر عافیّت تُو نزع و قَبْر و حَشْر میں یارَبّ
وَسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لُطف و کرم مَولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سام رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ باوُجود یہ کہ ایک جَلِیْلُ الْقَدر اور اُوْلُوالْعَزْم (حوصلے والے) نبی حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے ہیں اور یہ اُن چند اَفراد میں سے تھے کہ جو حضرت سَیِّدُنا نُوح علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے تھے، لیکن حضرت سَیِّدُنا عیسٰی علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ارشاد پر اُٹھتے وَقْت قِیامت آنے کے خوف سے ان کے بال سفید ہوگئے اور چار ہزار سال گُزر جانے کے بعد بھی موت کی کَڑواہٹ باقی تھی اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے پلّے میں کوئی بھی نیک عمل نہیں، گُناہوں کی کَثْرت میں ہم سب سے آگے ہیں، خُدا تعَالٰی کی نافرمانی میں گویا کہ ہمارا کوئی ثانی نہیں، دن رات گناہوں پر کمر بَستہ ہیں، مگر افسوس! ہمیں نَزع کی سختیوں کا کچھ خوف نہیں۔ یاد رکھئے کہ موت سے پہلے نزع کا مرحلہ بہت سخت ہے۔ خُدارا! خوابِ غفلَت سے بیدار ہو جایئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے اپنے گُناہوں سے سچی توبہ کرلیجئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ گُناہوں کی نُحوسَت کی وَجہ سے نزع کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے۔ گُناہوں سے توبہ کرنے اور نیکیاں اَپنانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہے۔ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صُحبت سے نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہْن بنے گا۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
اَرے او مُجْرِمِ بے پَرْوَا دیکھ — سر پہ تلْوار ہے کیا ہونا ہے
ہائے رے نیند مسافر تیری — کُوچ تیار ہے کیا ہونا ہے
دُور جانا ہے رہا دن تھوڑا — راہ دُشوار ہے کیا ہونا ہے

www.dawateislami.net

منہ دکھانے کا نہیں اور سحر عام دربار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص١٦٧)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت آکر ہی رہے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ موت بَرحق ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اِنکار مُمکن نہیں۔ ہر وہ ذِی رُوْح کہ جس نے زِنْدگی کا جام پی لیا ہے، اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالِم ہو یا غیر عالِم، پیر ہو یا فقیر ، مُسلم ہو یا غیر مُسلم، جس بھی حیثیَّت کا حامِل کوئی انسان ہے، اسے ضَرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے فرار مُمکن نہیں۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور موت سے بچنے کیلئے جتنے بھی جتَن کرلیں لیکن موت سے ہر گز پیچھا نہیں چُھڑا سکتے۔ قرآنِ پاک میں یہی مضمون کئی مَقامات پر بیان ہوا ہے۔ چُنانچہ پارہ 4 آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔ ﴿کُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (پارہ ۴، آلِ عمران ۱۸۵) مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ مُبارکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جِنّ یا فِرِشْتہ ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ (نورُالعرفان، ص١١٧) جبکہ ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ		تَرجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

www.dawateislami.net

		(پ۵، النساء۷۸)

اس آیتِ مُبارکہ کے تحت تفسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقت، موت کی جگہ مُقرّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر اور کسی حِیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو، اپنے وَقت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفاظت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۵، ص۲۴۲)

تُو خُوشی کے پُھول لے گا کب تلک تُو یہاں زِندہ رہے گا کب تلک
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا خوشنما باغات کو ہے کب بقاء
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے ایک دِن مرنا ہے آخر موت ہے
چل دِیے دُنیا سے سب شاہ و گدا کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہوا کہ موت کا دن مُقرّر ہے۔ ہم چاہے کیسے ہی مَضبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کیسی ہی بلند ترین جگہ پر جابیٹھیں لیکن موت سے بچ کر کہیں نہیں جاسکتے۔ اور جب کسی پر جاں کنی کا عالَم طاری ہوتا ہے اور جِسم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ بھی اِنتہائی دُشوار مُعاملہ ہے۔ نَزع کے وَقت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُود ہے۔ چُنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق		وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ

www.dawateislami.net

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶،ق:۱۹)	کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مُبلّغِ اسلام، حضرت علّامہ شُعیب حرِیفیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: "بِالْحَقِّ" سے مُراد مُعامَلۂ آخِرت کی حقیقت ہے کہ جب مرنے والا آگاہ ہو گا اور بچشمِ سر (سر کی آنکھوں سے) موت کو دیکھے گا اور مَلَكُ الْمَوْت علیہ السلام کا مُشاہَدہ اور اسے دیکھ کر دل میں پیدا ہونے والا خوف اور گھبراہٹ ایک ایسا اَمر ہے جس کی حقیقت بیان کرنے سے ہر بیان کرنے والے کی عِبارَت قاصِر ہے اور اس کی ہولناکی کا اِحاطہ کرنے سے ہر وَضاحت کرنے والا عاجِز ہے۔ اِس کی حقیقت وہی جانتا ہے جو اس مَرحلے سے گُزر چکا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۸۳)

ایک اور آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ (پارہ۷، الانعام، ۹۳)	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور کبھی تم دیکھو جس وَقْت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فِرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔

مُفَسّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ارشاد فرماتے ہیں: چُونکہ کافر کو موت کے وَقْت بہت قسم کی تکالیف ہوتی ہیں، اسی لئے غَمَرَات جمع (کا صیغہ) اِرْشاد ہوا۔ (کافر کو) جان کنی کی تکلیف، دُنیا چُھوٹنے کی تکلیف، عذاب کے فِرِشْتوں کو دیکھنے کی تکلیف، ان فِرِشْتوں سے اپنی آئندہ تکالیف کی خَبَر کی تکلیف، غرضیکہ اِس پر تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ مومن کیلئے وہ وَقْت بہت سی خُوشیوں کا ہوتا ہے۔ مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند سُطُور کے بعد مزید اِرشاد فرماتے ہیں: نَزع کی

www.dawateislami.net

شِدّت اور چیز ہے اور موت کی غَمرات و سَکرات کچھ اور چیز۔ نَزع کی شِدّت سب کو ہے مگر موت کی غَمرات کُفّار کو ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ج۷، ص۵۸۲)

نَزع کے وَقْت ہونے والی تکلیف کے بارے میں چار اَحادیثِ مُبارَکہ سُنئے۔ چُنانچہ

﴿1﴾ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کی تکالیف اوراُس کے حلق میں اَٹک جانے کا ذِکْر کرتے ہوئے فرمایا: یہ تکلیف تلوار کے تین سووار کے برابر ہے۔[1]

﴿2﴾ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موت اوراس کی شِدّت کے بارے میں سُوال ہوا تو ارشاد فرمایا: آسان ترین موت ایک کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جو کہ رُوئی میں پھنسی ہوئی ہو، لہٰذا جب بھی اسے رُوئی سے نکالا جائے گا اِس کے ساتھ رُوئی ضرور آئے گی۔[2]

﴿3﴾ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مَریض کی عِیادت کی، پھر اِرْشاد فرمایا: میں جانتاہوں کہ اس پر کیا گُزررہی ہے، اس کی کوئی رَگ بھی ایسی نہیں ہے جس پر علیحدہ علیحدہ موت کی تکلیف کا اَثْر نہ ہورہاہو۔[3]

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنامَکْحُوْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیِّدِعالَم، نُورِمُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر مُردے کا ایک بال بھی زمین وآسمان والوں پر رکھاجائے توسب کے سب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مَرجائیں کیونکہ ہر بال میں موت ہوتی ہے اور جس چیز پر بھی موت پڑجائے وہ بھی

1...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۲

2...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ۵/ ۴۵۳، حدیث: ۱۹۴

3...مسند البزار، مسندسلمان الفارسی، ۶/ ۴۸۰، حدیث: ۲۵۱۲

www.dawateislami.net

مر جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ میں وَقْتِ نَزع کی جو کیفیّت اور شِدَّت بَیان کی گئی ہے، اس سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ مرنے والا اِنْتِہائی شَدید قسم کے دَرْد اور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ ہمیں ایک مچھر یا کھٹمل بھی کاٹ لے تو دیر تک اس جگہ کو سہلاتے رہتے ہیں اور اگر کبھی کسی چاقو یا چُھرِی کا چِرکا (ہلکا سا زَخْم) لگ جائے تو ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ کئی دنوں تک پٹی باندھے "**ہائے ہائے**" کرتے رہتے ہیں۔ اب ذَرا سوچئے کہ تلوار کا زَخْم ایسا نہیں ہوتا کہ تھوڑا سا چِرکا لگے بلکہ پوری قُوّت سے چلائی گئی تلوار کا وار جو کبھی تَن کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو کبھی سَر تن سے جُدا کر دے، کسی کی ٹانگ کاٹ دے تو کسی کا ہاتھ بیکار کر دے، اتنی شِدّت سے کیے جانے والے تلوار کے ایک وار میں کتنی تکلیف ہو گی۔ اب اَندازہ لگایئے کہ بھرپور شِدّت سے چلائی گئی تلوار کے تین سو واروں میں کتنی تکلیف اور دَرْد ہو گا۔ جبکہ ایک حدیث میں ہے: **مُعَالَجَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ** "یعنی موت کا ہر جھٹکا ہزار ضَربِ تلوار سے سَخْت تَر ہے"۔ (کنز العمال، کتاب الموت، باب الثانی، فصل قسم الاول، الحدیث ۴۲۱۸۳، ج۱۵، ص ۲۴۰)

حالتِ نَزع کی مَنظر کَشی

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی وَقْتِ نَزع پیش آنے والی کیفیات کی مَنظر کَشی کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی

1 ...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ، ۵/ ۴۵۲، حدیث: ۱۹۰

www.dawateislami.net

گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راست رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لٰہذا اُس وَقْت کی تکلیف اور درد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اَندازہ کرو کہ اس وَقْت کس قدر تکلیف ہوگی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخْمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ وپُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقْت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران وپریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گونگا اور باقی جِسْمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقْت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقْت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکَرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رَنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جاچکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسْم کی ایک رَگ بھی کھنچ جائے تو بہت زِیادہ تکلیف ہوتی

www.dawateislami.net

ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قَدر تکلیف ہوتی ہوگی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسْم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقْت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت و ندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔

(احیاء العلوم، ج پنجم غیر مطبوعہ، ص ۵۱۱، ۵۱۲، ملتقطاً)

نزع میں رَبِّ غفّار تجھ سے موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصْطَفٰے ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمہ طَیِّبہ ہو اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵، ۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ مَرنے والا نزع کے وَقْت کتنی دَرْدناک کیفیّت سے گُزرتا ہے، رُوح نکلتے وَقْت تکلیف کی شِدّت انسان کو مَفْلُوج کر دیتی ہے۔ اُس کی عقل کو حیران و پریشان، اس کے اَعْضاء کو کمزور اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔ یاد رہے! دِیْنِ اسلام چُونکہ ایک مکمل دین ہے اور اس میں ہمارے لیے زِندگی کے ہر شُعبے میں رَہنُمائی مَوْجُود ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام نے اس بارے میں بھی ہمیں رَہنُمائی کے مَدَنی پھول عطا فرمائے ہیں کہ جب مَرِیض پر اس طرح کی کیفیّت طاری

www.dawateislami.net

ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ چُنانچِہ اس کے مُتَعَلِّق بہارِ شریعت سے چند اَہَمّ اور ضَروری مَدَنی پُھول پیش کیے جاتے ہیں جن پر عمل کرنا نہ صِرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کے لیے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت ہی مُفید ہو گا اور ایسے اِنْتِہائی نازُک موقع پر بھی ہمیں شَرِیْعَت کی پاسداری کرنے میں آسانی ہو گی۔ چُنانچِہ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد امجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں:

۞ جب موت کا وَقْت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سُنَّت یہ ہے کہ دَہنی کَرْوَٹ پر لِٹا کر قِبْلہ کی طرف مونھ (مُنہ) کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چِت لِٹائیں اور قِبْلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قِبْلہ کو مونھ (مُنہ) ہو جائے گا مگر اس صُورت میں سر کو قدرے اُونچا رکھیں اور قِبْلہ کو مُونھ (مُنہ) کرنا دُشْوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

۞ جاں کنی کی حالت میں جب تک رُوح گلے کو نہ آئی، اسے تَلْقِیْن کریں، یعنی اس کے پاس بُلند آواز سے پڑھیں: "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ" مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔

۞ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تَلْقِیْن مَوْقُوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تَلْقِیْن کریں کہ اس کا آخرِ کلام "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" ہو۔

۞ تَلْقِیْن کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خُوشی ہو اور اس کے پاس اس وَقْت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وَقْت وہاں سُورۂ یٰسٓ شریف کی تِلاوت اور خُوشبو ہونا مُسْتَحَب ہے۔ مثلاً لُوبان یا اَگر بتّیاں سُلگا دیں۔

۞ کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں

www.dawateislami.net

کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے۔

❁جب رُوح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سَر پر لے جا کر گِرہ دے دیں کہ مُنہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور اُنگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زِیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم اپنے عزیز، رشتے دار، دوست اَحْباب یا کسی بھی مُسلمان کو ایسی کیفیّت میں پائیں تو ہمیں ان مذکورہ مَدَنی پُھولوں پر عمل کرنا چاہئے کہ ہماری تھوڑی سی توجُّہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرنے والے کے لئے بہت مُفید ہو گی۔ خُصُوصاً تَلْقِیْن تو ضَرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وَقْت کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنّت کی بِشارت ہے، چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جَبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ**، یعنی جس کا آخری کلام **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** ہو وہ جنّت میں جائے گا۔ (ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث: ۳۱۱۶)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اگرچہ عُمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مَرتے وَقْت کلمہ ضَرور پڑھنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے بَخْشِش ہو گی۔

(مراۃ المناجیح، ۲/۴۴۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلمانوں کی خَیر خَواہی کا جَذبہ عطا فرمائے اور بَوَقْتِ نَزع ان کے پاس بیٹھ کر کَثْرت سے ذِکْر و اَذْکار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نزع کے وَقْت مرنے والے کو جس قدر تکلیف ہوتی ہے اسے لَفْظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن بعض بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے سمجھانے اور موت کی سختیوں کا اِحْساس دِلانے کیلئے انہیں مثالوں کے ذَریعے بیان کیا ہے۔ آیئے اس حوالے سے چند روایات سُنتے ہیں۔

موت اور کانٹے دار شاخ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتایئے؟ اُنہوں نے عَرْض کی: ''اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین! موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اَٹک جائے، پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کِھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔'' (احیاء العلوم، ج۵ ص۵۱۸)

مرنے والے پر تعجُّب

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ مُحترم حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: ''مجھے مرنے والے انسان پر تعجُّب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوُجود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیَّت بیان نہیں کرتا۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وقتِ وِصال قریب آیا تو میں نے عرض کی: ''اے بابا جان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔'' تو اُنہوں نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بیٹے! موت اس سے زِیادہ سَخْت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے، پھر بھی میں کچھ بیان کئے دیتا ہوں۔

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوٰی (ایک مشہور پہاڑ) اور تہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں اور گویا میری رُوح سُوئی کے ناکے سے نکالی جارہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور آسمان، زمین سے مل گیا ہے اور میں ان دونوں کے دَرْمیان ہوں۔" (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب وصف الموت فی حالۃ النزع، الحدیث ۵۹۶۹، ج ۴، ص ۵۶۹۔ الطبقات الکبری لابن سعد، الرقم ۴۴۶ عمرو بن العاص، ج ۴، ص ۱۹۶)

موت کی شِدّت

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بیماروں کی عِیادت بہت زِیادہ کیا کرتے اور پوچھتے: تم موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب ان کا آخری وَقْت آیا تو کسی نے پُوچھا: آپ موت کو کیسا پاتے ہیں؟ فرمایا: گویا آسمانوں کو زمین سے مِلا دِیا گیا ہے اور میری رُوح سُوئی برابر سُوراخ سے نکل رہی ہے۔

(احیاء العلوم، ج ۵ ص ۵۱۷)

سب سے بڑھ کر ہولناک چیز

حضرت سیِّدُنا شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قبر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِنْدگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵ ص ۵۱۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

یا الٰہی بُھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دِیدارِ حُسنِ مُصْطفٰے کا ساتھ ہو!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ سَیِّدُنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: موت اُس خاردار تار کی مانند ہے، جس کے کانٹے انسان کی ہر رَگ میں پیوَسْت ہوں۔ اور سَیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو اس سے بھی واضح مَنْظر کَشی کرتے ہوئے فرمایا: کہ جیسے کندھوں پر پہاڑ ہوں، آسمان و زمین آپس میں مل گئے ہوں اور میں ان کے دَرمیان اس حال میں ہوں کہ میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی بھی ہو اور سَیِّدُنا شدّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اگر مُردہ قبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیَّت بتا دے تو ان کی زِندگی اَجیرَن ہو جائے اور ان کا سُکون غارَت ہو جائے۔ ان تمام اَقْوال سے مَعْلُوم ہوا کہ جتنا درد اور تکلیف وَقْتِ نزع میں ہے دُنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ پھر صِرْف یہی نہیں بلکہ ایک طرف موت کے یہ مَصائِب ہوں گے تو دوسری طرف شیطان لَعِیْن کے ہتھکنڈوں سے بچ کر دُنیا سے اِیْمان سَلامت لے جانے کا نَازُک مَرْحلَہ دَرپیش ہو گا۔ آہ! آہ! آہ! موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کَنڈے اِسْتعمال کریگا، حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی اِیمان پر ڈاکے ڈالے گا اور یَہُود و نصارٰی کو دُرُسْت ثابت کرنے کی مَذمُوم سَعْی (کوشش) کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم و اِحْسان ہو گا، وہی کامیاب و کامران ہو گا اور اسی کا اِیْمان سَلامت رہے گا۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے فکر انگیز رسالے **"بُرے خاتمے کے اسباب"** میں لکھتے ہیں:

منقول ہے: جب انسان نَزع کے عالَم میں ہوتا ہے دو شیطان اُس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطان اُس کے والِد کا رُوپ دھار کر کہتا ہے: بیٹا! دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تُو نصارٰی کا مذہب اِخْتیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین

www.dawateislami.net

مذہب ہے۔ بائیں جانِب والا شیطان مرنے والے کی ماں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: میرے لال! میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اوراپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، یہودی مذہب اِختیار کر کے مرنا کہ یِہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

فکرِ معاش بدؔ بلا ہَولِ مَعاد جاں گزا
لاکھوں بَلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں

(حدائق بخشش شریف)

جس کو بربادئ ایمان کا خوف نہ ہو گا۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ایمان کی سَلامتی کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے، صَد کروڑ کاش! ہر وَقْت بُرے خاتِمے کے خوف سے دل گھبراتا رہے، دن میں بار بار توبہ واِستِغْفار کا سلسلہ رہے۔ اللّٰہُ غَفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار سے اِیمان کی حِفَاظَت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رہے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنْیوی دولت کی حِفَاظَت کے مُعامَلے میں غفلت، اس کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا سبب بن سکتی ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی زِیادہ سخت مُعامَلہ اِیمان کا ہے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صَفْحَہ 495 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے: علمائے کرام فرماتے ہیں: "جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو، نَزع کے وَقْت اس کا اِیْمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔"

www.dawateislami.net

زِنْدگی اور موت کی ہے یا الٰہی کشمکش
جاں چلے تیری رِضا پر بے کس و مجبور کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَلَکُ الْمَوْت کو دیکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے، مگر اَب دُنیا سے اِیمان سَلامَت لے جانے کیلئے سَخْت دُشوار گُزار گھاٹیوں سے گُزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ مَعْلوم نہیں کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! دُنیا سے جاتے وَقْت جاں کَنی کی تکلیف سے گُزرنا ہو گا۔ ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کہ وہ وَقْت کیسا ہو گا، جب ہماری رُوح بَدن کا ساتھ چھوڑ رہی ہو گی؟ ایک ایک رَگ تکلیف کی شِدَّت سے چیخ رہی ہو گی، مَوت کی تکلیف ہمارے بدن پر قَبضہ جَما رہی ہو گی اور مَوت ہمارے اَعْضاء کو بے جان کر رہی ہو گی، زبان سے قُوَّتِ بَیان چھین رہی ہو گی، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر کی جانِب چڑھ رہے ہوں گے، ہونٹ سُوکھ رہے ہوں گے، اُنگلیاں نیلی پڑ رہی ہوں گی، آنکھوں کے پپوٹے ایک دوسرے سے مِل رہے ہوں گے اور پھر ایسے جاں گُداز (جان کو گُھلا دینے والے) وَقْت میں حضرتِ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا یہ بھی ایک آزمائش سے کم نہ ہو گا، مَنْقول ہے: ''حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: ''کیا تم مجھے وہ صُورَت دِکھا سکتے ہو جس میں تَشْرِیف لا کر نافرمانوں کی رُوح قَبْض کرتے ہو؟'' حضرتِ سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: ''آپ سہہ نہیں سکیں گے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: ''کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔'' اُنہوں نے کہا: ''آپ مجھ سے اَلگ ہو جائیے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اَلگ ہو گئے۔ پھر اُدھر مُتوجّہ

www.dawateislami.net

ہوئے تو مُلاحظہ کیا، کالے کپڑوں میں مَلْبُوس ایک سِیاہ فام شَخْص ہے، جس کے بال کھڑے ہیں، اُس سے بَدبُو آرہی ہے، اُس کے مُنہ اور نَتھنوں (نَتھ۔نوں) سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔(یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام اپنی اَصْل حالَت پر آچکے تھے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ”اے مَلَکُ الْمَوت (عَلَیْہِ السَّلَام)! مَوت کے وَقْت صِرْف تمہاری صُورت دیکھنا ہی فاسِق وفاجِر کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۴۸)

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرْغ بن کے طَیْبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا
کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص ۲۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کا خوف کس پر۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جنابِ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام وَقْتِ نَزْع کیسی ہَیبَت ناک صُورت میں آئیں گے؟ کہ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جَلِیْلُ الْقَدْر پَیغمبر ہونے کے باوُجُود بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صُورت دیکھ کر بے ہوش ہوگئے، ذرا سوچئے! کہ ہم جیسے سِیاہ کار جو گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنسے ہوئے ہیں اور نیکیوں سے بالکل عارِی ہیں اور ہمارا اِیمان اتنا کمزور ہے کہ ہم گُناہوں سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا پاتے، ذرا سوچئے! کہ وَقْتِ نَزْع جبکہ مَوت کی تکلیفیں بھی ہوں گی، شیطان بھی ہمیں وَرْغَلانے کی پوری کوشش کر رہا ہوگا، حضرتِ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کا سامنا بھی کرنا ہوگا۔ اُس نازُک وَقْت میں ہم اپنے ایمان کی حِفاظَت کیسے کر پائیں گے؟

www.dawateislami.net

بَوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں　　مجھے نصیب ہو توبہ، ہے اِلتجا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۷)

مَکْتَبَۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 911 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب اِحیاءُ الْعُلُوم جلد 4 کے صفحہ نمبر 219 تا 221 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بُرے خاتمے سے اَمْن چاہتے ہو تو اپنی ساری زِنْدگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں بَسَر کرو اور ہر ہر گُناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوفِ (خدا عَزَّوَجَلَّ) غالِب رہے، حتّٰی کہ اِس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔

مَزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھّے خاتمے کی تیّاری میں مَشغول رہنا چاہیے۔ ہمیشہ ذِکرُاللہ میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحبَّت نکال دو، گُناہوں سے اپنے اَعْضاء بلکہ دِل کی بھی حِفاظَت کرو، جس قَدَر مُمْکِن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اَثَر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔ (احیاء العلوم ج۴ ص۲۱۹۔۲۲۱ مُلَخَّصاً)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ　　گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی
مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے　　ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی نَزْع کی سختیاں شَدید تر ہیں، لیکن اُس وَقْت اگر کَرَم ہو جائے اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا، میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جَلْوہ گری ہو جائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مَوت کی تمام سَخِتیاں آسان ہو جائیں، مُفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

www.dawateislami.net

مِرآۃُ الْمناجیح میں لکھتے ہیں: ”عُلَماء فرماتے ہیں کہ اب بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خاص خُدَّام کو اُن کے مرتے وقت کَلِمہ پڑھانے تَشْرِیف لاتے ہیں، ایسے لوگ (بھی) دیکھے گئے (ہیں) جنہوں نے مرتے وَقْت حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَشْرِیف آوری کی خبر حاضِرین کو دی، خُود بستر مَرگ پر اُٹھ کھڑے ہوئے، حاضِرین سے کہا، تَعْظیم کرو، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آ گئے۔“ (مرآۃ، ج۲، ص ۴۲۶) کاش ہم گُناہگاروں پر بھی کرم ہو جائے اور مرتے وَقْت جلوۂ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جھلک نصیب ہو جائے۔

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ | جب آخِری وَقت آئے مجھے بُھول نہ جانا
سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری | لِلّٰہ! مجھے اپنے نظاروں میں گمانا
ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد | سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا
جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو | شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا
جب دم ہو لبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ | تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا
آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹُوٹ رہا ہو | اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا
سرکار! مجھے نزع میں مت چھوڑنا تنہا | تم آ کے مجھے سورۂ یاسین سُنانا

(وسائلِ بخشش، ص ۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ موت کی سختیاں کس قدر دردناک ہیں کہ ہزاروں سال تک اس کی سختی اور تلخی نہیں جاتی، آہ! موت کی سختیوں کی حقیقت اور اُس وقت دل میں پیدا ہونے والا

www.dawateislami.net

خوف اور گھبراہٹ بیان نہیں کیا جاسکتا، موت کی سختیاں تلوار کے 300 وار کے برابر ہیں، موت کی سختیاں ہر ہر رگ پر چھا جاتی ہیں، ایک حدیث کے خلاصے کے مطابق، موت کا ہر جھٹکا تلوار کے ہزار واروں سے بڑھ کر ہے، موت کی سختیاں براہِ راست رُوح پر نازل ہوتی ہیں، موت کی سختیاں تمام بدن میں پھیل جاتی ہیں، موت کی سختیاں ہر بال کی جڑ اور سر سے پاؤں تک کھال کے ہر حصے پر طاری ہوتی ہیں ،موت کی سختیاں آرے کے چِیرے جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہیں، موت کی سختیاں قینچی کے کاٹے جانے سے بھی زیادہ سخت ہوں گی، موت کی سختیاں ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہیں، موت کی سختیاں دِل پر غلبہ کر کے پورے بدن کی طاقت کو چھین لیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کو حیران و پریشان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں زبان کو گونگا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں جسم کو بے جان کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کا رنگ مٹیالا کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں آنکھوں کے ڈھیلے اوپر چڑھا دیتی ہیں، موت کی سختیاں ہونٹوں کو خشک کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں اُنگلیاں نیلی کر دیتی ہیں، موت کی سختیاں پہلے قدم، پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی کرتی ہیں، موت کی سختیاں مرنے والے کی اُمیدیں ختم کر دیتی ہیں، موت کی سختیوں سے کچھ دیر قبل توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، جس پر موت کی سختیاں طاری ہوتی ہیں، اُس کے سینے سے گائے بیل کے ڈکارنے کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ !تُو اپنے کرم سے ہمارے گناہ معاف فرما، ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرما اور موت کی سختیاں ہم پر آسان فرما، آخری وقت میں ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جلوہ دکھا۔

گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر ۔۔۔ سختیاں نزع کی کیونکر میں سہوں گا یارب!

www.dawateislami.net

نَزْع کے وَقْت مجھے جلوۂِ محبوب دکھا　　تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیوں کے اسباب:

یاد رکھیے! ہر شخص پر موت کی سختیاں اُس کے دنیا میں کیے ہوئے اعمال کے مطابق ہوں گی، نزع کی سختیوں کے وقت بندے کے اُس کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کیے جائیں گے، سختیاں ایک ایک کرکے گزریں گی اور آخری سختی گزرتے وقت اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ ماں کی ناراضی حالتِ نزع میں سختی کا باعث ہے

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آخرت میں حساب و کتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدت کا ایک باعث پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے۔ (منہاج العابدین ص 94)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: "حاسد شخص مجلس میں ذِلّت اور مذمّت پاتا ہے، ملائکہ سے لعنت اور بُغض پاتا ہے، مخلوق سے غم اور پریشانیاں اُٹھاتا ہے، نزع کے وقت سختی اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے اور قیامت کے دن حشر کے میدان میں بھی رُسوائی، توہین اور مصیبت پائے گا۔

(جہنم میں لے جانے والے اعمال ج1 ص199)

موت کی سختیوں سے چھٹکارا: ایمان دار کو موت کی سختیوں سے چھٹکارا نصیب ہو گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا مانگی: "اے

www.dawateislami.net

میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ ! جو مجھ پر ایمان لائے، اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو اُسے اپنی ملاقات کا مشتاق بنا دے اور اس کی موت اس پر آسان فرمادے اور اس کے لئے سامانِ دنیا میں کمی فرمادے، لیکن جو مجھ پر ایمان نہ لایا اور نہ اس بات کی گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں تو، تُو نہ اُسے اپنی ملاقات کی محبت عطا فرما اور نہ اس پر نزع کی تکلیف کو آسان فرما اور اس پر سامانِ دنیا کی زیادتی فرما۔"

(المعجم الکبیر ،الحدیث:٨٠٨،ج١٨،ص٣١٣) بحوالہ (جہنم میں لے جانے والے اعمال ج 1 ص 539، حدیث: 5)

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رَنج و مَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "مَیں نے والدین سے حُسنِ سلوک کرنے والے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا، جس کی موت کا وقت قریب تھا، تو والدین سے حُسنِ سلوک نے اس سے موت کی سختیوں کو دُور کر دیا۔("نیکیوں کی جزائیں" ص 19 تا 20)

بے شک اللہ اَصْدَقُ الصّٰدِقِیْن ارشاد فرماتا ہے: "جس نے صِلۂ رحمی کی، میں اس کی عمر میں اِضافہ کروں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو آباد کروں گا، موت کی سختیاں اس پر آسان کر دوں گا اور جنت کے دروازے اس کو پکاریں گے: "ہماری طرف آجاؤ۔"(نیکیوں کی جزائیں۔۔۔۔۔ص 93)

حضرت ابن عمر رَضِی اللّٰہُ تعالیٰ عنھُما فرماتے ہیں، کہ "صدقۂ فطر ادا کرنے میں 3 فضیلتیں ہیں؛ پہلی روزے کا قبول ہونا، دوسری سکراتِ موت میں آسانی اور تیسری عذابِ قبر سے نجات۔"(المبسوط للسرخسی، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ج٢، ص١١٤) بحوالہ (فیضان زکاۃ ص 112)

مرقاۃ میں حضرتِ مُلا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے فرمایا کہ: "موت کے وقت میّت کو وضو،

www.dawateislami.net

مسواک کرادینا، خوشبو لگا دینا مستحب ہے، اس سے جانکنی آسان ہوتی ہے، بلکہ اگر ممکن ہو تو اس وقت اُسے غسل کرادو، عمدہ کپڑے پہنادو، اگر ہو سکے وہ 2 رکعت نفل نمازِ وداع کی نیّت سے پڑھے، یہ باتیں حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ خبیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیدہ فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے منقول ہیں کہ انہوں نے بوقتِ وفات یہ اعمال کئے، یہ سب یَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ (یعنی اُس کا دل خوش ہو جائے گا) میں داخل ہیں کہ اس سے میّت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج2 ص425)

سخاوت وقتِ نزع آسانی پیدا کر دیتی ہے:

حضرت معتمر محدث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں احمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ان کی نزعِ رُوح کی حالت میں گیا اور دُعائیں کرنے لگا کہ یااللہ عزوجل! ان پر سکراتِ موت کو آسان فرمادے، کیونکہ یہ تو ایسے تھے یہ تو ایسے تھے، چند تعریفی کلمات میں نے کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا: کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ میں، معتمر ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ: مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام مجھ سے فرما رہے ہیں کہ: میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزعِ رُوح میں نرمی برتتا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے، یعنی ان کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم ج4 ص410)

سکرات میں آسانی کا نسخہ:

عُلماء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ مِسواک کا اِستعمال وقتِ نزع، آسانی پیدا کرتا ہے، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہا کی صحیح حدیث سے اِستدلال کیا گیا کہ وقتِ وفات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِسواک کی تھی۔ (شرح الصدور ص91)

www.dawateislami.net

مُرشِد، نزع کے عالم میں مدد فرماتے ہیں:

اِمامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مشائخِ کرام دُنیا و دین و نزع و قبر و حشر، سب حالتوں میں اپنے مریدین کی اِمداد فرماتے ہیں، فقہاء اور صُوفیاء سب کے سب اپنے اپنے مُتَّبِعِیْن (پیروی کرنے والوں) کی شفاعت کریں گے اور وہ اپنے مُتَّبِعِیْن اور مریدین کی نزع کے حالت میں، رُوح کے نکلنے اور مُنْکَر نَکِیر کے سوالات، نشر و حشر اور حساب اور میزانِ عدل پر اعمال تُلنے اور پُل صراط گزرنے کے وقت ملاحظہ فرماتے ہیں اور تمام مواقف میں سے کسی ٹھہرنے کی جگہ سے غافل نہیں ہوتے۔ مزید فرماتے ہیں: اس محتاج بے دست و پا سے بڑھ کر احمق اپنی عافیت کا دشمن کون جو اپنی سختیوں کے وقت اپنے مدد گار نہ بنائے۔ (فتاوی رضویہ ج21 ص465،464)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی جامع شرائط پیر کی بیعت کر لیجئے، اس کی برکت سے نزع میں، قبر میں، حشر میں ہر جگہ خیر ہی خیر ہو گی، آیئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بے قصور کی مدد"** کے صفحہ نمبر 19 سے ایک مدنی بہار سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

وقتِ نزع دیدارِ مُرشِد ہو گیا

ٹنڈو جام (باب الاسلام سندھ) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی افتخار احمد عطاری، مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بہُت زیادہ ماڈرن تھے، خوش نصیبی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آگیا، سُنّتوں کے عامِل مبلغین کی صحبت اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ العَالِیَہ کی تربیت کی برکت سے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے لگے۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی کے کچھ ہی عرصے بعد شوال المکرم میں ایک رات نمازِ عشاء پڑھ کر فارغ ہوئے تو اچانک سینے میں درْد محسوس ہوا، جو بڑھتا ہی چلا گیا، ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، دوا سے

www.dawateislami.net

کچھ افاقہ ہوا، مگر پھر اچانک بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ کاوِرد شروع کردیا، ان کے صاحبزادے نے اس طرح اچانک کَلِمَہ طَیِّبَہ کاوِرد شروع کرنے کی وجہ دریافت کی؟انہوں نے فرمایا:"بیٹا!سامنے دیکھو،میرے پیرومرشِد امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کَلِمَہ طَیِّبَہ پڑھنے کی تلقین فرمارہے ہیں۔"یہ کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ پڑھنا شروع کردیااور اسی طرح لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کاوِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرگئی،ان کے صاحبزادے کابیان ہے کہ وفات سے پہلے بعدِ نمازِ مغرب ابّا جان نے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کارسالہ بھی پُر کیا تھا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھ سے بدکار سے اس گناہ گار سے
رہناراضی سدا میرے مُرشِدپیا
آخری وقت ہے اور بڑا سخت ہے
میرا ایماں بچامیرے مُرشِدپیا

باوضو رہنے والوں کے لئے نزع میں آسانی ہو گی:

"نماز کے احکام" میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے باوضو رہنے کے 7 فضائل لکھے ہیں،اس میں ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ جو باوضو رہے گا،موت کی سختی اُس پر آسان ہو جائے گی۔ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مجلس تجہیز و تکفین کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے کم و بیش 95 شعبوں میں سے 1 شعبہ، **مجلسِ تجہیز و تکفین** بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ، شریعت اور مدنی مرکز کے دیے گئے طریقِ کار کے مطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سر انجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے، اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر مجلس لنگرِ رسائل کو یہ مدنی پھول دیا گیا ہے کہ وہ بالخصوص ان رسائل " قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ "وغیرہ کا لنگر کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عساکر ج۹ ص۳۴۳)

www.dawateislami.net

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے " 163مَدَنی پُھول" سے مِسْواک کے مَدَنی پُھول سُنتے ہیں۔

❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسْواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ مِسْواک میں دس خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ مِسْواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسْواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسْواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے دَرْمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسْواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگَو کر نرم کرلیجئے ❀ مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے ❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسْواک کیجئے ❀ جب بھی

www.dawateislami.net

مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مُٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❀ مِسواک وضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ا ص ۶۲۳) ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔)

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

گرچہ ہوں گرمیاں یا کہ ہوں سردیاں　　چاہیں ہوں بارِشیں قافلے میں چلو
کُوندیں گر بجلیاں یا چلیں آندھیاں　　چاہے اَولے پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ

www.dawateislami.net

اَلْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اِسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے سترّ دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

www.dawateislami.net

حضرتِ احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بعض بُزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net